اردو لطائف کا اولین مجموعہ:"لطائف ہندی"از للولال کوی
(انیسویں صدی کی اشاعتوں کا تحقیقی تناظر)

The First Collection of Urdu Jokes: 'Lataif-e-Hindi' By Lallu Lal Kavi
(The Analytical Perspective of 19th Century's Editions)

ڈاکٹر نسیم عباس احمر

پروفیسر، شعبہ اردو زبان و ادب

یونیورسٹی آف سرگودھا

Abstract:

In 19th century, Fort William College played a vital pivotal to promote Urdu prose. Lallu Laal Kavi is a prominent name of this college who is the author of many books like Betal Pacheesi, Sanghasan Bateesi and Prem Sagar. His book 'Lataif e Hindi' is the earlier collection of humorist stories in Urdu, published in 1810 by Indian Press Calcutta. This article is a research-based study of its different editions and comparative study of the criticism that was written about it in different times.

Keywords:

19thCentury (انیسویں صدی), Fort William College(فورٹ ولیم کالج), Lalu Lal Kavi(للولال کوی), Lataif-e-Hindi(لطائف ہندی), Humorist Prose (مزاحیہ نثر)

فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات کو مد نظر رکھا جائے تو نہ صرف انیسویں صدی کی نثر میں رجحان ساز تبدیلیوں کا ابتدائی اظہار سامنے آیا بلکہ بہت سے نئے رجحانات کی داغ بیل بھی پڑی۔اردو میں قواعد نویسی،لغت نویسی،فرہنگ نویسی،داستان گوئی،تذکرہ نویسی،تاریخ نویسی،روداد نویسی،فہرست نویسی،ترتیب و تدوین،ترجمہ نگاری،نصاب سازی اور مزاح نگاری ایسی اصناف میں نمایاں کام مکمل ہوئے۔اس کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں سادگی،سلاست،عام فہم اور روزمرہ کے استعمال کے عملی نمونے سامنے آئے۔مستشرقین کے ساتھ مقامی ادیبوں نے اردو ادب کو بسیط سرمایہ فراہم کیا۔بیسویں صدی میں اردو تحقیق نے فورٹ ولیم کالج کے اس سرمایے کے تعارف اور از سر نو ترتیب و تدوین کو بہ طور خاص موضوع بنایا ہے۔

للولال کوی (۱)، فورٹ ولیم کالج سے وابستہ اہم ادیبوں میں شامل ہیں۔ ان کی خدمات خاص تناظرات میں موضوع بحث رہی ہیں۔ اردو ہندی تنازعے کے حوالے سے ان کی تصنیف "پریم ساگر" نے فورٹ ولیم کالج کے قیام کے مضمرات پر سوالیہ نشان ثبت کیے۔ اس کے علاوہ ان کی دیگر کتب میں "بیتال پچیسی"، "سنگھاسن بتیسی"، "لال چندریکا"، "سبھا بلاس"، "راج نیتی" اور "لطائف ہندی" شامل ہیں۔

زمانی اعتبار سے دیکھا جائے تو "لطائف ہندی" کا شمار اردو مزاح نگاری کے حوالے سے ابتدائی مجموعوں میں ہوتا ہے۔ "لطائف ہندی" کی پہلی اشاعت ء میں سامنے آئی۔ بعد ازاں اردو محققین، ناقدین اور مورخین نے اس مجموعے کی جن مزید اشاعتوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں 1820ء (پیرس)، 1821ء (لندن)، 1840ء (لندن)، 1841ء (کلکتہ) شامل ہیں۔ اردو تحقیق میں اس کتاب کے بارے جو معلومات دی گئی ہیں۔ اس کی تفصیل دیکھتے ہیں۔ اس مجموعے کی ابتدائی اطلاع (2) تھامس روبک کی کتاب 'The Annals of College of Fort William' سے ملتی ہے۔

> "لطائف ہندی، ہندوستانی اور ہندوی زبان اور فارسی وناگری رسم الخط میں مزاحیہ کہانیوں اور حکایات کا مجموعہ ہے اور اس میں مشکل الفاظ کی انگریزی اور ہندوستانی کی فرہنگ بھی شامل ہے۔ یہ تصنیف کالج میں بھاکا کے منشی شری للولال کوی نے کالج کونسل کے اسسٹنٹ سیکرٹری لیفٹینٹ لاکٹ کی معاونت سے لکھی۔"

اس کے بعد ۱۸۸۹ء میں بلوم ہارٹ اپنی کتاب (۳) میں اس کا تعارف کرواتے ہیں۔ اس میں کسی اشاعت کا تعارف موجود نہیں ہے، ریختہ اور برج بھاشا کی زبان میں لطائف کے مجموعے، رسم الخط اور فرہنگ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ محمد یحییٰ تنہا نے اپنی کتاب "سیر المصنفین" (۱۹۲۴ء) میں اس کی اشاعت اول ۱۸۱۰ء کے حوالے سے ہی معلومات دی گئی ہیں۔ کتاب کے آخر میں ہندوستانی انگریزی الفاظ کی فرہنگ کے بیان کے علاوہ قصے، کہانیوں، لطیفے، امثال اور ضلع جگت کا پر لطف مجموعہ قرار دیا ہے۔ (۴) سید محمد اپنی کتاب "ارباب نثر اردو" (۱۹۲۷ء) میں ولیم کارمائیکل کی مرتب کردہ اشاعت ۱۸۴۱ء کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

"ہندوستانی لطائف اور ظریفانہ کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ ابتدا فارسی اور ہندی دونوں رسم الخط میں شائع ہوا تھا۔ اس میں متعدد بر محل امثال، ضلع جگت، ریختہ، اور برج بھاشا کے صنائع اور لفظی تکلفات ہیں۔ اس میں اردو انگریزی الفاظ کی ایک فرہنگ بھی دی گئی ہے۔ اس کا آدھا حصہ جو ہندی سے متعلق ہے للو لال کا کارنامہ ہے۔ مجموعہ ۱۸۱۰ء میں شائع ہوا تھا۔ ۱۸۴۱ء میں کلکتہ سے ایک اور ایڈیشن ولیم کارمائیکل اسمتھ نے شائع کیا تھا۔ اس میں سے ناگری رسم الخط کا حصہ خارج کر دیا گیا۔"(۵)

رام بابو سکسینہ نے "تاریخ ادب اردو (۱۹۲۷ء) صرف ایک جملے میں پہلی اشاعت اور زبان ہندی میں لطیف حکایات کے مجموعے کا بیان ہے۔ (6) حکیم حبیب الرحمن کے تذکرہ "ثلاثہ غسالہ" (۱۹۳۴ء) میں بھی اس کی دو اشاعتوں کی تفصیل دی گئی ہے (۷)۔ انھوں نے ۱۸۲۰ء کی پیرس اشاعت کا پہلی بار تذکرہ کیا ہے (۸) جس کے اردو زبان پر انگریزی مقالے کو بھی سراہا ہے۔ ان کے نزدیک للولال نے گلکرسٹ کی فرمائش پر یہ کتاب مرتب کی۔ اور حامد حسن قادری نے "داستان تاریخ اردو" (۱۹۴۰ء) میں صرف کتاب کا نام اور اشاعت کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔ محمد یحییٰ تنہا (سیر المصنفین)، سید محمد (ارباب نثر اردو) اور حامد حسن قادری (داستان تاریخ اردو) کسی نے بھی حکایات و لطائف کی تعداد کا ذکر نہیں کیا۔ ڈاکٹر گیان چند کی کتاب "اردو کی نثری داستانیں" پہلی مرتبہ ۱۹۵۴ء میں انجمن ترقی اردو کراچی سے شائع ہوئی۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۶۹ء میں اشاعت پذیر ہوا۔ انھوں نے حکایات کی تعداد ۱۰۰ سو بتائی ہے اس کے علاوہ دو ایڈیشنوں ۱۸۱۰ء اور ۱۸۴۱ء کا ذکر بھی کیا ہے۔ دونوں اشاعتوں کو کلکتہ ایڈیشن قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک اس کے دو حصے تھے پہلا اردو رسم الخط اور اردو زبان میں اور دوسرا حصہ ہندی رسم الخط اور ہندی زبان میں تھا۔ نمونے کا اقتباس بھی دیا ہے لیکن ایڈیشن اور صفحہ درج نہیں کیا (۹)۔ ڈاکٹر جاوید نہال کی کتاب "انیسویں صدی میں بنگال کا اردو ادب" ۱۹۷۰ء میں سامنے آئی۔ اس میں انھوں نے نہ صرف حکایات کی تعداد سو (100) بتائی ہے بلکہ اس کی ایک اشاعت کا سن ۱۸۴۷ء لکھا ہے اور صفحات کی تعداد ۱۵۵ بیان کی ہے۔ اس اشاعت کا ذکر کسی دوسرے محقق نے نہیں کیا (۱۰)۔ ڈاکٹر عبیدہ بیگم نے اشاعت ۱۸۱۰ء کے مطابق حکایات کی تعداد ۱۰۰ بتائی ہے۔ فارسی رسم الخط والے حصے کی زبان ریختہ اور ناگری رسم الخط والے حصے کی زبان برج بھاشا تھی' اور خاتمہ لطائف ہندی کے حوالے سے ولیم ٹیلر اور لاکٹ کی معاونت کا بیان بھی دیا ہے اور اس نسخے کو ایشاٹک سوسائٹی آف بنگال کی

ملکیت کہتے ہوئے دو اقتباسات صفحات کے حوالوں کے ساتھ بہ طور مثال بھی پیش کیے ہیں۔ ان معلومات کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ ان کے پیش نظر پہلا ایڈیشن رہا(۱۱)۔ سمیع اللہ کی کتاب "انیسویں صدی میں اردو کے تصنیفی ادارے" میں بھی مذکورہ بالا معلومات ہی درج کی گئی ہیں۔

۱۹۹۸ء میں ابو سعادت جلیلی کی کتاب "للولال کوی-ایک ادبی سوانح" سامنے آئی۔اس میں "لطائف ہندی" پر لکھی جانے والی تحریروں کے ساتھ اس کی فکری و فنی خصوصیات کو بھی اجاگر کیا ہے۔ان کے سامنے کوئی ایڈیشن نہیں تھا اس لیے انھوں نے مختلف ثانوی کتب میں درج حکایات کے نمونوں کی مدد سے ہی اس کی اہم خصوصیات واضح کی ہیں۔(۱۲)ڈاکٹر جمیل جالبی نے "تاریخ ادب اردو،جلد سوم" میں للو لال کوی پہ کوئی باب تو قلم بند نہیں کیا البتہ "لطائفِ ہندی کا ذیلی تذکرہ مظہر علی خان ولا کی کتاب "لطائف وظرائف" کے ضمن میں کیا ہے۔(۱۳)۲۰۲۱ء میں محمد قاسم انصاری کی کتاب "للولال کوی کی ادبی خدمات (ہندی اردو کے تناظر میں)" شائع ہوئی۔انھوں نے اس کتاب کے تذکرے میں سید محمد، گیان چند، جاوید نہال اور عبیدہ بیگم کی معلومات سے استفادہ کیا ہے اور آخر پہ لطائف کی خصوصیات بیان کی ہیں۔سادگی بیان،ہندوستانی تہذیب ،رسم و رواج،ہندی اردو کی آمیزش، محاورات، تراکیب، ضرب الامثال، تشبیہات واستعارات کو بیان کیا ہے۔(۱۴)

میرے سامنے اس کے تین ایڈیشن، ۱۸۱۰ء، ۱۸۲۱ء اور ۱۸۴۰ء ہیں۔پہلا ایڈیشن کلکتہ اور باقی دونوں ایڈیشن لندن سے شائع ہوئے ہیں۔ان اشاعتوں کی تفصیل اور تعارف دیکھتے ہیں۔

۱۸۱۰ء کی اشاعت انڈیا گزٹ کلکتہ کی ہ اشاعت کردہ ہے۔اس میں مصنف کا نام 'للولال کب' درج ہے۔ سرورق پہ عنوان یوں درج ہے۔

The New Cyclopedia Hindoostanica of Wit or"لطائف ہندی"
Containing a choice collection of humorous stories in the Persian and Nagree characters

اس کے بعد دو صفحات پہ گلکرسٹ کی کتاب "Story Teller" کا اشتہار اور تعارف دیا گیا ہے۔اس کے بعد ناگری رسم الخط میں ۱۰۰ حکایات درج کی گئی ہیں۔اس کے بعد ۱۰۰ حکایات اردو میں (جسے فارسی رسم الخط کہا گیا ہے)، نقل کے عنوانات کے تحت ۱۵۵ صفحات میں پیش کی گئی ہیں۔اس کے بعد تین صفحات میں اغلاط نامہ صفحہ اور سطر کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔اس اشاعت کا سب سے بڑا خاصا فرہنگ کا اندراج ہے۔ فرہنگ ہر حکایت کی الگ الگ بنائی گئی ہے۔ہندی، اردو اور انگریزی مفاہیم درج کیے گئے ہیں۔اور یہ فرہنگ ۸۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۸۲۱ء کا ایڈیشن ولیم کارمائیکل اسمتھ نے مرتب کیا ہے۔اس کے ٹائٹل میں عنوان کچھ یوں ہے۔

" The Lutaifi Hindee or Hindoostanee Jest Book, "
containing a choice collection of Humorous Stories in the Arabic and Roman characters’’

سرورق پہ ہی اصل متن کے آغاز کے فارسی اور اردو شعر کو رومن میں دیا گیا ہے۔اس کا دیباچہ مرتب نے لکھا ہے۔دیباچے میں اس کی پہلی اشاعت ،فارسی اور ناگری رسم الخط تحریر، متن کے اہم الفاظ کے انگریزی مفہوم ،کہانیوں کی از سر نو ترتیب میں میر افضل علی کی معاونت اورایک صفحے پر اردو متن اور اگلے صفحے پر اسی متن کے رومن رسم الخط کے حوالے سے وضاحت کی گئی ہے۔اس کے بعد ناگری یا سنسکرت، نستعلیق یا فارسی، نسخ یا عربی رسم الخط میں اختلاف کو سمجھنا مشکل گردانتے ہیں۔۳۰ فارسی حروف تہجی کو رومن اور نسخ میں درج کیا گیا ہے۔گیارہ ناگری حروف جو ہندوستانی میں شامل ہوئے، انھیں بیان کیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ فتحہ، کسرا اور ضم کی علامتوں کو بھی واضح کیا ہے۔اس کے بعد "لطائف ہندی" کا اصل متن شروع ہوتا ہے۔آغاز فارسی اور اردو شعر سے کیا گیا ہے۔بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ابتدا اور "تمام شد" پر اختتام کیا گیا ہے اور ۸۶ حکایات کو ۱۶۷ صفحات میں جگہ دی گئی ہے۔آخر میں صفحہ نمبر، سطر نمبر، غلط لفظ اور درست لفظ کے ساتھ اغلاط نامہ دیا گیا ہے۔دس الفاظ کا انگریزی مطلب بھی پیش کیا ہے۔

۱۸۴۰ء کی اشاعت بھی ولیم کارمائیکل اسمتھ کا مرتب کردہ ہے۔کتاب کا نام پہلی اشاعت کے مطابق ہے البتہ عنوان میں کچھ مزید اضافہ یوں کیا ہے۔

To Which is added A Hindoostanee Poem, by Meer Moohummud "Tuqee’’

سرورق پہ دوسرا ایڈیشن لکھا گیا ہے اور ولیم بٹر ورتھ بیلے کے مقالے کا ایک مختصر اقتباس درج کیا گیا ہے۔پبلشر کا نام جے میڈن اور قیمت دس شیلنگ اور چھ پینس درج ہے۔دوسرے صفحے پر کتاب کا انتساب ولیم بٹر ورتھ بیلے کے نام کیا ہے۔ولیم بٹر ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈائریکٹر رہے اور فورٹ ولیم کالج کے فارغ التحصیل تھے۔اس صفحے کے آخر میں ولیم کارمائیکل کے نام کے ساتھ پیرس، فرانس ۱۸۴۰ء درج ہے (قیاس غالب ہے کہ حکیم حبیب الرحمن مصنف ثلاثہ غسالہ کے پیش نظر یہی اشاعت تھی اور ولیم کارمائیکل کے پیرس مقیم ہونے کے باعث، انھوں نے اسے پیرس اشاعت گردانا تھا)۔اس کے بعد پہلی اشاعت ۱۸۲۱ء کا دیباچہ پیش کیا ہے۔اگلے صفحے پر "شعلہ

عشق" کی اشاعت کا اشتہار اور تعارف دیا گیا ہے۔اس کے بعد ولیم بٹر کا ہندوستانی یا اردو زبان کے آغاز وارتقا کے بارے مقالہ، تحریر کردہ ۱۸۰۲ء پیش کیا گیا ہے۔یہ مقالہ انگریزی اور رومن رسم الخط میں دیا گیا ہے۔اس کے بعد ص ا تا ۴ پہلی اشاعت میں دیا گیا حروف تہجی کا تعارف،درج کیا ہے۔ صفحہ ۵ سے "لطائف ہندی"کا اصل متن شروع ہوتا ہے۔اس صفحہ پر فارسی اور اردو شعر رومن میں دیا گیا ہے۔ص ٦ سے حکایات کا آغاز ہوتا ہے۔ایک صفحے پر حکایات اردو میں اور اگلے صفحے پر انھیں حکایات کو رومن میں پیش کیا ہے۔ص ۱۳۳ پہ یہ متن "تمام شد"ہوتا ہے۔اس اشاعت میں بھی (٨٦)چھیاسی حکایات درج کی گئی ہیں۔اس کے بعد صفحہ ۱۳۴ تا ۱۵۹ مثنوی "شعلہ عشق"از میر محمد تقی کا متن اردو اور رومن میں دیا گیا ہے۔

ان اشاعتوں کے سرورق اور اصل متن کے صفحہ اول کے عکس پیش خدمت ہیں۔

لطایف ہندی

OR,

THE NEW

CYCLOPÆDIA HINDOOSTANICA OF WIT;

CONTAINING A CHOICE COLLECTION OF

Humorous Stories,

IN THE

PERSIAN AND NAGREE CHARACTERS;

INTERSPERSED WITH

Appropriate Proverbs, Anti-bilious Jests, Brilliant Bon Mots, and Rallying Repartees, in the Rekhtu & Brij B,hasha Dialects,

TO WHICH IS ADDED,

A VOCABULARY OF THE PRINCIPAL WORDS,

IN HINDOOSTANEE AND ENGLISH.

By SHREE LULLOO LAL KUB,

B,hasha Moonshee in the College of Fort William.

Calcutta:

PRINTED AT THE INDIA GAZETTE PRESS.

1810.

Lallu Lal
New cyclop.
hindoston.
of Wit

39 G

Digitized by Google

[5]

لطايف ہندي

ہرجاكه سهوي وخطاي واقع شود بذيل كرم
بپوشند و قلم اصلاح بر ان جاري دارند

صاحبان فهم كي خدمت ميں يهه اظهار ہى
كوئي مانے يا نمانے اسميں وه مختار ہى

Digitized by Google Original from COLUMBIA UNIVERSITY

THE

LUTA,IFI HINDEE,

OR

HINDOOSTANEE JEST BOOK,

CONTAINING A CHOICE COLLECTION OF

HUMOROUS STORIES,

IN THE

ARABIC AND ROMAN CHARACTERS.

EDITED BY

WILLIAM CARMICHAEL SMYTH, Esq.

Hur ja ki suho,e o khuta,e waqi shuwud bu zyli kurum
biposhund o qulumi islah bur an jaree darund.

Sahibani fuhm kee khidmut men yih iz,har hy
Ko,ee mane ya nu mane is men wooh mookhtar hy.

LONDON:
PRINTED FOR THE EDITOR,
BY W. BULMER AND W. NICOL, CLEVELAND-ROW,
ST. JAMES'S.
AND SOLD BY J. RICHARDSON, CORNHILL; AND
M. SAMS, HODDESDON, HERTS.
1821.

Google

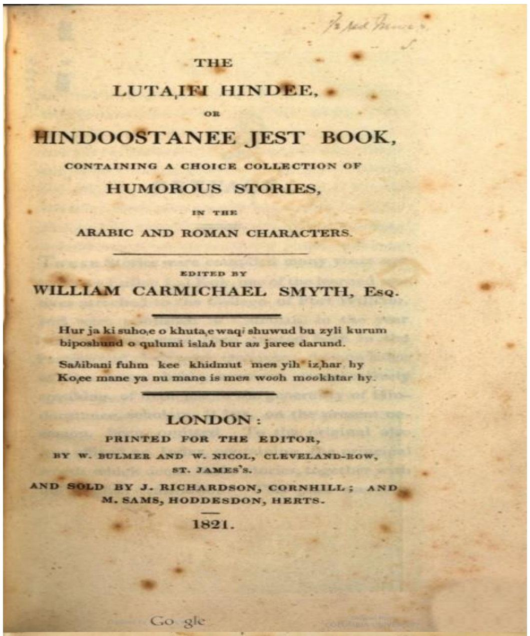

THE

LUTAIFI HINDEE,

OR

HINDOOSTANEE JEST BOOK,

CONTAINING A CHOICE COLLECTION OF

HUMOROUS STORIES,

IN THE

ARABIC AND ROMAN CHARACTERS.

EDITED BY

WILLIAM CARMICHAEL SMYTH, Esq.

Hur ja ki suho,e o khuta,e waqi shuwud bu zyli kurum
biposhund o qulumi islah bur an jaree darund.

Sahibani fuhm kee khidmut men yih iz,har hy
Ko,ee mane ya nu mane is men wooh mookhtar hy.

LONDON:
PRINTED FOR THE EDITOR,
BY W. BULMER AND W. NICOL, CLEVELAND-ROW,
ST. JAMES'S.
AND SOLD BY J. RICHARDSON, CORNHILL; AND
M. SAMS, HODDESDON, HERTS.

1821.

Google

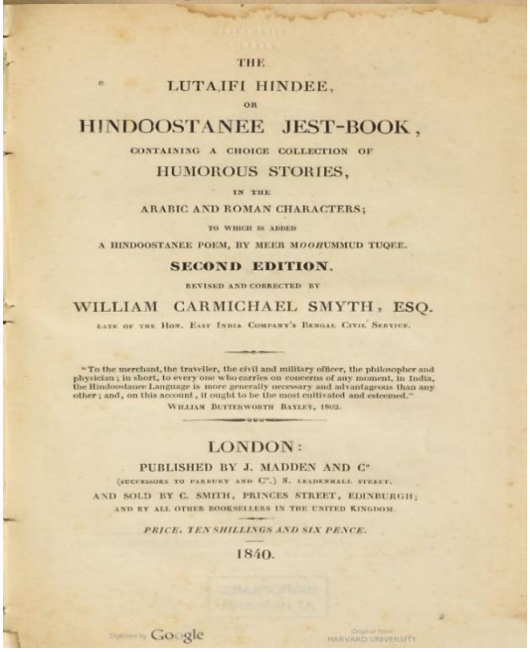

THE

LUTAIFI HINDEE,

OR

HINDOOSTANEE JEST-BOOK,

CONTAINING A CHOICE COLLECTION OF

HUMOROUS STORIES,

IN THE

ARABIC AND ROMAN CHARACTERS;

TO WHICH IS ADDED

A HINDOOSTANEE POEM, BY MEER MOOHUMMUD TUQEE.

SECOND EDITION.

REVISED AND CORRECTED BY

WILLIAM CARMICHAEL SMYTH, ESQ.

LATE OF THE HON. EAST INDIA COMPANY'S BENGAL CIVIL SERVICE.

"To the merchant, the traveller, the civil and military officer, the philosopher and physician; in short, to every one who carries on concerns of any moment, in India, the Hindoostanee Language is more generally necessary and advantageous than any other; and, on this account, it ought to be the most cultivated and esteemed."
WILLIAM BUTTERWORTH BAYLEY, 1802.

LONDON:
PUBLISHED BY J. MADDEN AND C°
(SUCCESSORS TO PARBURY AND C°.) 8. LEADENHALL STREET.
AND SOLD BY C. SMITH, PRINCES STREET, EDINBURGH;
AND BY ALL OTHER BOOKSELLERS IN THE UNITED KINGDOM.

PRICE, TEN SHILLINGS AND SIX PENCE.

1840.

Digitized by Google Original from HARVARD UNIVERSITY

حوالہ جات وحواشی:

ا۔"ان کا پورا نام للوجی لال کوی تھا۔ کالج کے سیکرٹری لاکٹ نے ۱۹ دسمبر ۱۸۱٦ء ایچ وڈ کے پاس کالج کی جو تفصیل ارسال کی تھی۔ اس میں للولال کی عمر ۵۵ سال درج ہے۔ اس حساب سے ان کا سن ولادت ٦٢ ۱۷ء کے قریب پاتا

ہے۔یہ ذات کے گجراتی برہمن تھے۔ہندوستانی شعبے میں ناگری خوش نویسی اور بھاکا منشی کے مشترک عہدے پر ان کا تقرر ۲۵فروری ۱۸۰۲ء کو عمل میں آیا تھا۔ڈاکٹر وارشنے کی تحقیق کے مطابق للولال نے مئی ۱۸۲۴ء میں وفات پائی۔ہندی ادب کے تاریخ نویسوں نے للولال کے ایک سنسکرت پریس کا بھی ذکر کیا ہے۔"

(سمیع اللہ،(۱۹۸۸ء)،انیسویں صدی میں اردو کے تصنیفی ادارے،نشاط پریس،فیض آباد،ص ۱۵۰.۱۵۱)

2. “The Lutaif -i-Hindee, a collection of humorous stories and Anecdotes, in the Hindoostanee and Hinduvee language and in the Persian and Nagri characters, with a vocabulary of the principal words in Hindoostanee and English. By Shree Lulloo Lal Kuvi, Bhasha Moonshee in the college, with the aid of Lieutenant Lockett, Assistant Secretary to the college council.’’

Roebuck, T. (1819). *The annals of the college of Fort.* Calcutta: Hindoostanee Press,1819, p. 290.

Blumhardt, J. F. (1889). *Catalogue of Hindustani Printed Books in the Library of British Museum.* London: Longmans & Co.

۴۔تنہا،یحییٰ محمد،(۱۹۲۴ء)،سیر المصنفین محبوب المطابع،دہلی،ص ۱۲۱

۵۔سید محمد،ارباب نثر اردو حیدر آباد دکن،(۱۹۲۷ء)مکتبہ ابراہیمیہ،ص ۲۵۳

۶۔سکسینہ،رام بابو،(۱۹۲۹ء)، تاریخ ادب اردو مترجم،مرزا محمد عسکری،مطبع نولکشور،لکھنؤ،ص ۱۴

۷۔حبیب الرحمن،حکیم، ثلاثہ غسالہ،(۱۹۹۵ء)،مرتب عارف نوشاہی، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور،ص ۸۶

۸۔دراصل یہ 1821ئ والی اشاعت ہے۔جو لندن سے شائع ہوئی، حکیم حبیب الرحمن نے اس کا مقام اشاعت پیرس لکھا ہے۔امکان غالب ہے کہ اس اشاعت کے مرتب کارمائیکل اسمتھ نے دیباچے میں اپنے نام کے نیچے پیرس لکھا ہے۔جس سے حکیم حبیب الرحمن نے اسے پیرس اشاعت گردانا ہے۔یہ کارمائیکل کی مرتب کردہ پہلی اشاعت ہے اور اس کی دوسری اشاعت 1840ء کی ہے اور اس پہ دوسری اشاعت درج بھی ہے۔

۹۔گیان چند،(۱۹۸۷ء)،اردو کی نثری داستانیں،اترپردیش اکادمی،لکھنؤ،ص ۳۴۸

۱۰۔جاوید نہال،(۱۹۷۰ء)،انیسویں صدی میں بنگال کا اردو ادب اردو رائٹرس گلڈ، کلکتہ،ص ۲۷۳

۱۱۔ بیگم،عبیدہ(،۱۹۸۳ء)،فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات، نصرت پبلشرز، لکھنؤ،ص۴۱۴-۴۱۵

۱۲۔ جلیلی،ابوسعادت،(۱۹۹۸ء)،للولال کوی ایک ادبی سوانح،قومی کونسل براے فروغ اردو زبان، نئ دہلی، ص۱۱۶

۱۳۔ جمیل جالبی، جلد سوم،(۲۰۱۳ء)،تاریخ ادب اردو، مجلس ترقی ادب، طبع سوم،لاہور، ص۵۱۶

۱۴۔ انصاری، محمد قاسم،(۲۰۲۱ء)،للولال کوی کی ادبی خدمات،مرکزی پبلی کیشنز، نئ دہلی، ص ۱۴۹-۱۵۰